بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۲۰

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | اتوار ۲۹ شعبان ۱۴۰۳ھ ۱۲ احسان ۱۳۶۲ ہش ۱۲ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۱ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت بدستور ناساز چلی آ رہی ہے"۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

اسلام نے دنیا کے سودی مالی نظام سے بالکل مختلف ایک حیرت انگیز مالی نظام پیش کیا ہے

یہ پُرحکمت مالی نظام دنیا کے قانون کے مطابق بھی پنپنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے اور یہ لازماً غالب آئے گا:

اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے کہ اگر سودی کاروبار سے باز نہیں آؤ گے تو تمہارے مقدر میں جنگ لکھی جائے گی اور تم بچ نہیں سکو گے

جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہے دنیا میں اسلامی مالی نظام کو جاری کرنے کی کوشش کرے:

توکل اور تقویٰ کے ساتھ اس عادلانہ نظام پر عمل پیرا ہو کر خود بھی اللہ کی ناراضگی سے بچو اور دوسروں کو بھی بچانے کے سامان کرو

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۵ امان ۱۳۶۲ھش مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کروا رہا ہے)

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک ایم اے۔ (انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ بقرہ کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

"یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝" (آیات ۲۷۷ تا ۲۸۰)

اور پھر فرمایا:۔

"جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں

دو قسم کے مالی نظاموں کا مقابلہ

کیا گیا ہے۔ ایک تو اسلامی مالی نظام ہے دوسرا سودی مالی نظام ہے جس کا آج دنیا کی اکثریت پر قبضہ ہے۔

اس سودی مالی نظام کی بنیاد اس بات پر ہے کہ روپے میں گویا براہِ راست بذاتِ خود نشوونما کی طاقت پائی جاتی ہے۔ اس لئے روپیہ دینے والا یہ توقع رکھتا ہے کہ لازماً اس روپے پر اسے سالانہ کچھ رقم ملنی شروع ہو جائے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا روپیہ بڑھ رہا ہے اور سود پر روپیہ لینے والا اس بات سے بے نیاز ہوتا ہے کہ اسے اس روپے کے استعمال کے نتیجہ میں کیا فائدہ پہنچا ہے۔ اگر وہ فائدہ اتنا زیادہ ہو جائے کہ سو فیصد یا اس سے بھی بڑھ جائے تب بھی وہ ایک معین رقم سے زیادہ روپیہ دینے والے کو روپیہ دینے کا پابند نہیں ہوتا اور اگر اس کو نقصان پہنچ جائے تو خواہ وہ اصل سرمایہ میں سے واپس کرنے پر مجبور ہو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے چونکہ نقصان پہنچا ہے اس لئے میں اب تمہاری رقم پر کچھ زائد دینے کا پابند نہیں ہوں۔ وہ لازماً پابند رہتا ہے۔ یہ خلاصہ ہے سودی نظام کا اور دنیا کی بھاری اکثریت اس وقت اسی نظام کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے۔

اس کے برعکس اسلام کا مالی نظام مقابلتہً ایک بالکل ہی الگ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصور پیش کرتا ہے یہ ایک ایسا

حیرت انگیز مالی نظام

ہے کہ آج کا مالیاتی مفکر اس کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ اسلام کا مالی نظام یہ کہتا ہے کہ روپے میں بذاتِ خود بڑھنے کی طاقت موجود نہیں بلکہ جب یہ انسانی صلاحیتوں کے ساتھ ملتا ہے تو صلاحیتوں کے ساتھ ضرب کھانے کے بعد اس کا نتیجہ منفی بھی ہو سکتا ہے اور مثبت بھی ہو سکتا ہے۔ اگر کسی احمق یا بددیانت آدمی کے ہاتھ میں تمہارا روپیہ جاتا ہے تو وہ روپیہ کم بھی ہو سکتا ہے اور اگر کسی سمجھ دار اور دیانتدار آدمی کے ہاتھ میں تمہارا روپیہ جاتا ہے تو وہ بڑھ بھی سکتا ہے۔ اس لئے روپیہ انسانی صلاحیتوں کے استعمال کے اظہار کا محض ایک ذریعہ ہے تاہم صلاحیتوں کے ساتھ مل کر اس کا نتیجہ نکلیگا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر سود لینے والے یعنی سود خوروں کو فرمایا کہ کیا تمہارے روپے بچے دیتے ہیں؟ مراد اسی فلسفے کی طرف اشارہ کرنا تھا کہ روپیہ محض ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے نتیجہ میں انسانی صلاحیتیں اگر چمکدار اور ترقی یافتہ ہیں تو وہ اس روپے کو بڑھا دینگی اور اگر وہ صلاحیتیں خوابیدہ ہیں یا ان میں بعض اور نقائص پائے جاتے ہیں تو اس روپے کو کم بھی کر سکتی ہیں اور یہی امرِ واقعہ ہے جس کو ظاہری طور پر اس وقت ہم دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔

بعض بڑے بڑے امیر تاجروں کے بچے بہت سی دولتوں میں پیدا ہوتے ہیں لیکن جان وہ اس حال میں دے رہے ہوتے ہیں کہ اپنے ماں باپ کی ساری کمائی کو وہ اپنے ہاتھوں ضائع کر چکے ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس بہت ہی غریب گھروں میں آنکھیں کھولنے والے بچے جن کے پاس کوئی جائیداد نہیں ہوتی کوئی سرمایہ نہیں ہوتا وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے پہلے تھوڑا سا سرمایہ پیدا کرتے ہیں اور پھر اس سرمائے کو بڑھا کر بہت بڑے بڑے خزانے اکٹھے کر لیتے ہیں۔ اسلام صرف فطرت کے اس واقعی اظہار کو قبول کرتا ہے اور کسی فرضی مالی نظام کے تصور کو تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن صرف اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ ایک اور قدم آگے بڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اپنے روپے کو نہ صرف قرضہ حسنہ کے طور پر دو بلکہ اس طرح دو کہ بظاہر تمہیں اس سے کچھ بھی نفع نہیں ملے گا اور خدا کی راہ میں کثرت سے خرچ کرو۔ اور

اسی کا نام زکوٰۃ ہے

اگر تم خدا کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ نہیں کرو گے تو تمہارے ساتھ ایک بالکل مختلف سلوک کیا جائے گا۔ تمہارا مال بڑھنے کی بجائے کم ہو گا یعنی مال میں بذاتِ خود بڑھنے کی طاقت نہیں ہے اس لئے اگر تم اس کا حکیمانہ استعمال نہیں کرو گے یا اچھے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے تو یہ تمہارا روپیہ اسلامی قانون کے تابع کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہ ہے اسلامی نظام کا مدمقابل کا تصور۔

اب یہ حیرت انگیز بات ہے کہ بظاہر اسلام مسلمانوں کے روپے کے متعلق ایسی تعلیم دیتا ہے جس کے ذریعے روپے کو اجاڑتا ہوا دکھائی دیتا ہے دنیا کا مالی نظام اس سے اتنا مختلف ہے کہ ماہرینِ مالیات کو یہ بات سمجھ ہی نہیں آسکتی۔ وہ کہتے ہیں عجیب مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کا روپیہ بڑھانے کی بجائے کم کرنے کی ترکیبیں پیش کر رہا ہے۔ پہلے کہتا ہے کہ جب تم روپیہ دو تو تم زیادہ سے زیادہ شراکت کر سکتے ہو اور تجارتی اغراض کے لئے جس کے پاس بھی روپیہ رکھواتے ہو اگر اسے نقصان ہوا تو تمہیں پوری ذمہ داری سے اسے قبول کرنا پڑے گا۔ اگر اسے فائدہ ہوا تو برابر کے فائدے میں شریک ہو سکتے ہو لیکن لازماً تمہارا روپیہ بڑھے گا نہیں۔ اس کے خطرات کمی کے بھی اسی طرح ہیں جس طرح انسانی زندگی کو ہر جگہ خطرات درپیش ہیں

پھر فرماتا ہے کہ اگر تم قرضہ حسنہ دے سکو یعنی اس پر ایک آنہ بھی نفع نہ لو تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ بجائے اس کے کہ تم لوگوں کو قرض دو تم ہمیں قرض دو اور وہ قرض ایسا قرض ہو گا کہ اس دنیا میں بظاہر تمہیں اس میں سے ایک آنہ بھی لوٹایا نہیں جائے گا۔ تم یہ فیصلہ کر کے قرض دو گے کہ یہ روپیہ ہم خدا کے نام پر خدا کے بندوں کو دے رہے ہیں یا خدا کے نام پر خدا کی جماعت کو دے رہے ہیں۔ گویا جہاں تک اس دنیا کا تعلق ہے وہ روپیہ تمہارے ہاتھ سے اب نکل گیا۔ یہ بات تمہاری نیت میں شامل ہو گی کہ میں نے اب کبھی اس روپیہ کو دوبارہ واپس نہیں لینا۔ یہ

اسلام کے مالی نظام کا ایک اور پہلو

ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے تم سب کچھ خدا کے ہاتھ پر بیچ ڈالو یعنی معمولی قرضہ حسنہ نہیں بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اپنے سارے اموال اور ساری زندگیاں اللہ کے ہاتھ پر بیچ ڈالو۔

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا اسلام کا یہ مالی نظام دنیا میں پنپ سکتا ہے آخر وہ لوگ کس طرح زندہ رہیں گے جن کو اموال کے بدلہ میں، اموال کی قربانی کے نتیجہ میں مادی نقطہ نگاہ سے کچھ بھی ہاتھ نہیں آرہا۔ اس حصہ پر غور کرنے سے قبل قرآن کریم کا ایک اعلان میں آپ کو سنا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہ پر اس مضمون پر گفتگو فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جو لوگ سود کا روپیہ کھاتے ہیں اور سودی مالی نظام میں پرورش پا رہے ہیں انکو وہم ہے کہ انکا روپیہ بڑھ رہا ہے۔ فرماتا ہے۔

فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللّٰهِ (الروم آیت : ۴۰)

کیونکہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے (یہاں مراد نظامِ خداوندی ہے) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو اقتصادی نظام جاری کیا ہوا ہے اور جو لازماً غالب آئے گا اس نظام کی رو سے یہ روپیہ بڑھتا نہیں بلکہ حقیقتاً کم ہوتا ہے اور جس روپیہ کے متعلق تم یہ سمجھتے ہو کہ بظاہر کم ہو رہا ہے یعنی زکوٰۃ میں دیتے ہو اور غریبوں کی خدمت میں دیتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر چندہ بھی دیتے ہو، فرماتا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑھ رہا ہے۔

پس معلوم یہ ہوا کہ کسی ایسی

باشعور اور گہری نظر رکھنے والی ہستی

کا یہ نظام ہے جو جانتا ہے کہ بظاہر یہ اعتراض پیدا ہوں گے، لوگ یہ سمجھیں گے اور دنیا کے بیوقوف یہ دعویٰ کریں گے کہ یہ مالی نظام تو دنیا میں پنپ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہی پنپے گا اور تمہارا نہیں پنپے گا۔ اور پھر فرماتا ہے۔ اگر تم سودی کاروبار سے باز نہیں آؤ گے تو فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ پھر تم خدا اور اس کے نظام سے اور اس کے رسول کے نظام سے ٹکر لینے کے لیے تیار ہو جاؤ، پھر تمہارے مقدر میں جنگ لکھی جائے گی اور تم اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ سے بچ نہیں سکتے ۔ اسلام کا یہ حیرت انگیز دعویٰ ہے جو دُنیا کے اقتصادی نظریات کو بالکل ٹھکرا کے پھینک دیتا ہے اور اس کے بالمقابل ایک ایسا نظریہ پیش کرتا ہے جس کی بظاہر سمجھ نہیں آتی کہ اسلام کس قسم کا نظام چلانا چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں فی الحال چند امور کی طرف میں احباب جماعت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

موجودہ دور میں یہ مضمون بڑا وسیع اور بہت اہم ہے ۔ آج اسلام کو جن خطرات کا سامنا ہے اور جو بڑے بڑے چیلنج درپیش ہیں ان میں بہت ہی اہم اور بنیادی چیلنج اقتصادی چیلنج ہے۔ سب سے بڑے خطرات جو اسلام کو درپیش ہیں بلکہ ساری دُنیا کو درپیش ہیں وہ صحیح مالی نظام کے جاری نہ ہونے کے خطرات ہیں ۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اُس مالی نظام کو صحت کے ساتھ جاری نہ کیا گیا جو خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تو یہ امر خُدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ جنگ کرنے کے مترادف ہے ۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے

کہ رسولؐ تو بظاہر دُنیا سے رخصت ہو چکا ہے تو پھر خدا اور اس کے رسولؐ سے جنگ کرنے سے کیا مُراد ہے ۔ مُراد یہ ہے کہ نظامِ خداوندی اور وہ نظام جو اسوۂ نبویؐ کے نتیجہ میں ہمارے سامنے آیا ہے اس نظام سے جب ٹکر لوگے تو تمہیں ایک جنگ کا سامنا کرنا ہوگا۔ یہ مراد قطعاً نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ سودی نظام والے نظریات کے حامل لوگوں کی لڑائی ہوگی۔ مراد یہ ہے کہ یہ قانون ہے جس سے ٹکرانے کے نتیجہ میں تم لازماً جنگوں میں مبتلا کیے جاؤ گے اور ہلاکتیں تمہارا انجام ہوں گی اور وہ ہلاکتیں جنگوں کے ذریعہ پیش آئیں گی ۔

یہ ہے اصل اعلان جو اس آیت میں کیا گیا ہے ۔ لیکن وہاں تک پہنچنے سے پہلے میں مختصراً صرف چند اشارے اس موقع پر اس بات کے کرنا چاہتا ہوں کہ سودی نظام کے مقابل پر اسلامی نظام کے کیا نکات ہیں ۔ جماعت احمدیہ کو جب تک اس کی سمجھ نہ آئے اس وقت تک وہ اُن سے استفادہ نہیں کر سکتی ۔ اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اگرچہ سارے مضمون کو تو اس وقت یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا لیکن مختصراً چند نکات آپ کے سامنے رکھے جائیں تاکہ آپ کو پتہ لگ جائے کہ اسلام کس قسم کی تجارتوں کو فروغ دیتا ہے اور کس قسم کے روپے کے استعمال کی اجازت دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کس طرح تحریص دلاتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے اور یہ حتمی وعدہ کرتا ہے کہ اس طریق پر چلنے کے نتیجہ میں

تمہارے روپے میں برکت پڑیگی

اور وہ ضائع نہیں ہوگا ۔

اس مضمون کے دو حصے ہیں پہلا حصہ تو مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے جو بار بار جماعت کے سامنے آتا رہتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ خُدا کی راہ میں اگر تم قربانی کرو گے، کچھ پیش کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرے گا ۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر پیش کرتے ہیں وہ اس نیّت سے تو پیش نہیں کرتے کہ انہیں واپس ملیں گے لیکن جس کے حضور وہ پیش کرتے ہیں یہ اس کا اپنا معاملہ ہے کہ وہ لازماً واپس کرتا ہے اور بہت بڑھا کر واپس کرتا ہے ۔ ہو سکتا ہے اسی دُنیا میں اُن کا روپیہ اس طرح بڑھ جائے ۔ جس طرح ایک دانہ سے سینکڑوں دانے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیج کے طور پر ایک دانہ جو زمین میں ڈالا جاتا ہے اگر وہ ایک ایسی اچھی زمین میں پڑا ہو جس میں نشوونما کی بہت طاقت ہو تو اُس دانہ سے سات بالیاں یعنی شاخیں پھوٹیں اور ہر شاخ کو سو دانے لگیں[1] ۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ بعد کی دُنیا کا سوال نہیں بلکہ خدا تعالیٰ اسی دنیا میں سات سو گنا تک بھی بڑھا سکتا ہے ۔ بعد کی دُنیا میں تو ان گنت ترقی ہے، اسکی تو کوئی نسبت ہی نہیں رہتی ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ[2] تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارا روپیہ صرف سات سو گنا تک بڑھنے کی طاقت رکھتا ہے جس زمین میں تم نے یہ بیج ڈالا ہے اس کی نشوونما کی طاقتیں لامتناہی ہیں۔ فرماتا ہے یہ تو تمہیں سمجھانے کی خاطر ہم بتا رہے ہیں ۔ دُنیا میں تم روزانہ یہ دیکھتے ہو کہ تم گندم کا بیج زمین میں پھینکتے ہو اور بظاہر اسے پھینک کر اپنے گھر خالی ہاتھ واپس آجاتے ہو لیکن قانونِ قدرت اس کی حفاظت کرتا ہے ، اسکو نشوونما دیتا اور اس میں برکت ڈالتا ہے ۔ اس میں سے شاخیں پھوٹتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے لہلہاتے ہوئے کھیتوں میں بدل جاتی ہیں یہاں تک کہ بالآخر ایک دانہ کو

سات سو گنا زیادہ پھل

لگ سکتا ہے ۔

جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی تھی اُس وقت تو دُنیا نے کبھی ایسا کوئی نظارہ نہیں دیکھا تھا کیونکہ ایک دانہ کا سات سو دانوں میں تبدیل ہونا یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ابھی تک پوری طرح سامنے نہیں آیا اگرچہ انسان زراعت میں بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے لیکن ابھی تک یہ نہیں ہو سکا کہ گندم کا ایک من بیج کھیت میں ڈالا جائے اور سات سو من گندم اس سے نکل آئے لیکن یہ ضرور ہم دیکھ رہے ہیں کہ قانونِ قدرت کے مطابق اشیاء میں نشوونما کی جو صلاحیتیں موجود ہیں اُن کے متعلق انسان دن بدن پہلے سے زیادہ علم پا رہا ہے ۔ دن بدن بعض چیزوں کے بیج میں بڑھنے کی زیادہ طاقتیں ہمارے علم میں آرہی ہیں اور انسان کو اُن سے استفادہ کی قدرت حاصل ہو رہی ہے ۔ چنانچہ ہمارے ملک میں کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ فی ایکڑ چند سیر مکئی کا بیج ڈال کر ایک سو بیس من اوسط پیداوار لی جا سکتی ہے لیکن امریکہ میں ایسے علاقے میں نے دیکھے ہیں جہاں لکھو کھہا ایکڑ پر مکئی کی کاشت کی گئی اور ان کی اوسط پیداوار ایک سو بیس من فی ایکڑ کے حساب سے بنی ۔ یہاں تو ایک کھیت میں بھی اگر پُورا زور لگائیں تب بھی ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے لیکن امریکہ میں جن علاقوں میں مکئی کاشت کی جا رہی ہے وہاں نسبت ایک اور سات سو کے قریب قریب پہنچ رہی ہے ۔ اسی طرح گندم کی کاشت کے سلسلہ میں بھی نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں اور ہرگز بعید نہیں کہ بہت جلد ہر قسم کے بیج کا ہر دانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی قدرتوں کے نتیجہ میں بالآخر سات سو گنا زیادہ پھل دینا شروع کر دے ۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تو اس کا کوئی تصور ہی موجود نہیں تھا بلکہ انسان کی سوچ اس کے قریب ترین بھی نہیں پھٹکی تھی ۔ اس وقت قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ۔ اور

اسمیں ایک پیشگوئی بھی ہے

کہ مستقبل میں انسان ایک دانہ سے سات سو دانے اُگانے پر دسترس حاصل کرلے گا اور جب اسے اس پر قدرت دی جائے گی تب اس کی توجہ ہم اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ وہ خدا جو دنیا میں تم سے یہ معاملہ کر رہا ہے تو پھر کیوں یہ یقین نہیں کرتے کہ جب تم اُس کی خاطر اس کے سپرد اپنا روپیہ کرو گے تو وہ اسے کئی گنا زیادہ بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے ۔

---

[1] [2] سورۂ بقرہ آیت ۲۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ وہ مضمون ہے جو خدا تعالیٰ ان آیات میں بیان فرما رہا ہے دنیا کا جو ظاہری اقتصادی نظام ہے اس کے قوانین میں سے کوئی بھی قانون اسلامی اقتصادی نظام میں کام نہیں کر رہا۔ ہاں قانونِ قدرت کی طرف ضرور توجہ دلائی ہے اور وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ بے حد فضلوں والا ہے اور بے حد کرم کرنے والا ہے۔ ہر انسان کا خدا کی ذات سے معاملہ ہوتا ہے۔ مومن کیا اور کافر کیا ہر ایک خدا کے فضلوں ہی پر پنپ رہا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے قوانین میں یہ طاقت نہ ہو کہ ایک چیز بڑھ کر سینکڑوں گنا ہو جائے تو انسانی زندگی تو کیا حیوانی زندگی بھی اس دنیا سے ناپید ہو جائے۔ یہ ایک قانونِ قدرت ہے جس میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کا فضل خاموشی سے کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور ہم اُسے بغور دیکھتے ہی نہیں محسوس ہی نہیں کرتے۔ ہر دفعہ جب زمیندار جھولی میں بھر کر کھیتوں میں دانے پھینکتا ہوا پھر رہا ہوتا ہے تو وہ اکثر یہ نہیں سوچتا کہ مَیں یہ کیا حرکت کر رہا ہوں، اپنے ہاتھوں مٹی میں دانے رول رہا ہوں، اس لیے کہ غیر شعوری طور پر اس کو

خدا کی رحمت پر کامل یقین

ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خدا رحیم ہے، بار بار رحمت اور فضلوں کو لے کر آنے والا ہے اور مَیں جو چیز اس کے قانونِ قدرت کے سپرد کر دوں گا وہ کم ہو کر واپس نہیں آئے گی لازماً زیادہ ہو کر واپس آئے گی۔ اور یہ بات ثابت کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ واقعی بے انتہاء فضلوں والا ہے اور اس کا قانون انسانی کوششوں کو بھی کم نہیں کرتا بلکہ اُن کو بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ پس یقین دلانے کی خاطر اور اعتماد پیدا کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کو پیش فرمایا کہ دیکھو! دیکھو!! مَیں وہی تو ہوں جو مومن و کافر دونوں سے اپنے فضلوں کا معاملہ کرتا ہوں، پھر کتنے جاہل ہوں گے وہ لوگ جو مومن ہو کر مجھ پر بدظنی کرنے لگیں کہ وہ خدا جس کا فضل ساری دنیا پر عام ہے وہ اپنے خاص بندوں سے ایسا ظالمانہ سلوک کرے گا کہ وہ خدا کی خاطر قربانیاں دیں اور اس کے باوجود وہ اُن کو غریب کرتا چلا جائے۔ فرمایا یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ اس سے زیادہ مومن بندوں سے سلوک کیا جائے گا۔ جو خدا کے بندے ہیں اُن پر دنیا کا قانون جاری نہیں ہوگا۔ بلکہ اُن سے بہت بڑھ کر معاملہ ہوگا۔ وہ خدا کی راہ میں جو قربانیاں دیں گے اور اُن پر خدا کے جو فضل نازل ہوں گے ان میں آپس میں کوئی نسبت نہیں ہوگی۔ غرض وہ سارا مالی نظام جس کی رُو سے خدا کے نام پر خواہ جماعت کو دیا جاتا ہے خواہ غرباء پر خرچ کیا جاتا ہے وہ سب اس آیت کے تابع ہے۔

اس کے

دوسرے پہلو کے لحاظ سے

یہ دیکھنا باقی ہے کہ عام دنیا کا جو مالی نظام ہے اس کے متعلق اسلام کیا تصور پیش کرتا ہے۔ اس بارہ میں جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا اسلام کہتا ہے کہ تمہارے روپے میں براہ راست بڑھنے کی طاقت نہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ تم روپیہ دے کر خود اُس کی ذمہ داری سے آزاد ہونے کے بعد یہ توقع نہیں رکھ سکتے کہ وہ روپیہ بڑھے گا۔ پھر کیا چیز سامنے آئے گی وہ مَیں مختصراً آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ظاہر ہے اس کے نتیجہ میں دو ہی باتیں سامنے آسکتی ہیں یا تو ہر انسان اپنے سرمایہ کو کچھ نہ کچھ اپنی سمجھ اور فہم کے مطابق استعمال کرنے کے بارہ میں سوچنا شروع کر دے اس نے جو بھی پس انداز کیا ہے وہ اس کے متعلق سوچے کہ مَیں اس کو کس طرح بہتر رنگ میں استعمال کروں ورنہ اگر مَیں استعمال نہیں کروں گا تو اس نے اڑھائی فیصد کم ہو جانا ہے۔ یہ منفی طور پر کام کرنے والی قوت اس شخص کو مجبور کرے گی کہ وہ لازماً اپنے روپے کو کسی ایسے مصرف میں لے کر آئے کہ وہ کم نہ ہو۔ اور چونکہ دنیا میں اکثر لوگ یہ صلاحیت نہیں رکھتے اس لیے ایسا شخص مجبور ہوگا کہ وہ کسی باصلاحیت انسان کو تلاش کرے اور چونکہ کوئی قانون اس بات میں اس کی حفاظت نہیں کرے گا کہ دیا ہوا روپیہ لازماً بڑھ جائے اس لیے دوسری شرط یہ ہوگی کہ وہ لازماً دیانتدار آدمی کو تلاش کریگا کیونکہ اگر بددیانت کے پاس روپیہ چلا جائے اور وہ حساب کتاب میں ہی اس کے روپے کو ختم کر کے رکھدے تو پھر تو اس بیچارے کے لیے کوئی چارہ نہیں ہو سکتا، کہیں بھی اُسکی پیش نہیں جا سکتی۔ کیونکہ ہوشیار انسان جو بددیانت بھی ہو وہ تجارتی حسابات کے ہیر پھیر میں سارے روپیہ کو ضائع کیا ہوا دکھا سکتا ہے۔ تو جہاں تک اسلامی مالی نظام کا تعلق ہے وہ پنپ ہی نہیں سکتا جب تک اسے ساتھ ساتھ دیانتداری بھی پنپ رہی ہو اور دیانتداری اگر ساتھ پنپے تو اسکی قیمت اسلامی نظام میں پڑتی ہے۔ دوسرے مالی نظام میں نہیں پڑتی۔

یہاں شرط یہ ہوگی

کہ دیانتدار آدمی جس کی ساکھ دُنیا میں قائم ہو اس کو تلاش کیا جائے اور اس کے پاس اپنا روپیہ لگایا جائے۔ اور پھر یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ ایسے دیانتدار کے پاس روپیہ لگایا جائے جس کے اندر صلاحیتیں بھی موجود ہوں۔ یا پھر اشتراک کیا جائے۔ اگر تمہارے پاس تھوڑا سرمایہ ہے تو تم دوسروں کے ساتھ مل کر سرمائے کی ایک مشترکہ کمپنی بنالو اور آپس میں مل جل کر فیصلہ کر کے معاملات کو اپنے میں سے کسی قابل آدمی کے سپرد کر دو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ دیانت دار بھی ہو۔

یہ اس قسم کا مالی نظام ہے جو واقعتہً اس سے پہلے تاریخ میں پنپ چکا ہے۔ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ جیسے عظیم فقیہہ اور مدبّر لوگ اپنے وقت کے بہترین تاجروں میں بھی شمار ہوتے تھے۔ صرف امام ابوحنیفہؒ ہی نہیں اور بھی بہت سے مسلمان بزرگ ایسے گذرے ہیں جن کو قرآنی مالی نظام نے کچھ اس طرح فائدہ پہنچایا کہ ان کی دیانت اور ذہنی صلاحیتوں کی قیمت ڈال دی۔ نتیجتہً لوگ بکثرت اُن کے پاس اپنا روپیہ لے کر آیا کرتے تھے اور ان کے سپرد کر کے چلے جاتے تھے۔ وہ کہتے تھے ہمیں تم پر کامل اعتماد ہے اگر نقصان ہوا تو تم نقصان دکھاؤ گے اور اگر نفع ہوا تو نفع دکھاؤ گے اسلئے ہم اس کاروبار میں شریک ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ایسے اموال کے استعمال کے مواقع نہیں ملتے تھے تو رد کر دیا کرتے تھے

تاریخ میں ایسے واقعات ملتے ہیں

کہ لوگ اپنی پوٹلیاں نام لکھ کر پھینک کر چلے جایا کرتے تھے اور ان کو کامل یقین ہوتا تھا کہ یہ روپیہ بڑھے گا۔ لیکن یہ یقین صرف دیانت دار سوسائٹی میں پنپ سکتا ہے اور دیانتدار سوسائٹی کے بغیر اسلامی نظام چل ہی نہیں سکتا۔ اگر ساری دنیا کی طاقتیں مل کر یہ کوشش کریں کہ غیر اسلامی معاشرہ میں اسلامی نظامِ معیشت چلا کر دکھادیں تو یہ سعیٔ لاحاصل ہے۔ اسلام اس نظام کو چلانے سے پہلے وہ زمین تیار کرتا ہے جو زرخیز ہے اور ایک دانہ کو سات سو گنا بڑھا سکتی ہے۔ زمین تو ہو تھور والی اور کلر والی اور بددیانتی کے کیڑوں کی ماری ہوئی اور آپ وہاں اسلامی اقتصادی نظام ٹھونسنے کی کوشش کریں اور دانے پھینک کر گھر واپس آجائیں تو دانے ہی جل جائیں گے۔ آپ کو کچھ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واپس نہیں ملے گا۔

پس اسلام کے اقتصادی نظام کا ایک اور عظیم الشان پہلو یہ ہے کہ اسلامی نظام دیانتداری کو پہلے پیدا کرتا ہے اور پھر اس مالی نظام کو جاری کرتا ہے۔ اور اس بات کی ضمانت کیا ہے کہ دیانتداری موجود ہے۔ اس بات کی ضمانت یہ ہے کہ روپے کی محبت پہلے کم کر دیتا ہے پہلے فرماتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جہاں تک ہو سکتا ہے قرضے دو۔ وہ جماعت جو اپنے روپے کو اس طرح پھینکنے کی عادی ہو جائے کہ گویا روپے کی ہلاکت کو قبول کر رہی ہو۔ غریب ہو امیر ہو جو کچھ اس کا پس انداز ہے اس کے متعلق خدا تعالیٰ یہ فرمائے کہ مجھے قرض دیدو میں تمہیں واپس کروں گا اور ہو سکتا ہے تمہارا یہ روپیہ مرنے کے بعد واپس ہو۔ تو ظاہر ہے ایسا سودا دنیا کی کوئی ہوش مند قوم نہیں کر سکتی۔ لیکن وہ مومن بندے جو خدا کے فضل دیکھ چکے ہوتے ہیں اور اس کے فضلوں کے گواہ بن چکے ہوتے ہیں اور روزمرہ کے معاملات میں

خدا کے فضلوں کے مورد

بن چکے ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ درست ہے۔ چنانچہ ان کو یہ عادت پڑ چکی ہوتی ہے کہ وہ اپنے روپے کو بظاہر منافع اور اس کی واپسی کی توقع کے بغیر خدا کے سپرد کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور شکریہ تک قبول نہیں کرتے۔ غریب لوگ جن کے اوپر وہ خرچ کرتے ہیں وہ جب ان کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کہتے ہیں۔ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (الدھر) ہم تو اللہ کے چہرے کی خاطر یعنی اس کی رضا کی خاطر ایسا کر رہے ہیں یہ شکریہ ادا کر کے تم ہماری نیکی کو کیوں بدمزہ کر رہے ہو۔ تم ہمیں ان لذتوں میں کھوئے رہنے دو جو ہمیں اپنے ربّ کی رضا کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اس لئے ہمارا شکریہ تک بھی ادا نہ کرو۔

پس خدا کے بندوں کے یہ مزاج ہوتے ہیں۔ جب ایسے بندے پیدا ہو جاتے ہیں تو ان کے متعلق یہ وہم کرنا ہی دنیا کی بہت بڑی حماقت ہوگی کہ وہ لین دین کے معاملہ میں بددیانتی کریں گے۔ جو شخص احسان کے مقام پر کھڑا ہو وہ لازماً احسان کرتا ہے اس لئے وہ جو پہلا مالی نظام یعنی

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا نظام

ہے وہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ یہ لوگ خدا کی خاطر انصاف اور تقویٰ پر قائم ہوں گے اور مال کی محبت اس حد تک کم ہو چکی ہوگی کہ خدا کی رضا کو چھوڑ کر مال نہیں کمائیں گے کیونکہ خدا کی رضا کی خاطر وہ اس وقت بھی اپنا مال چھوڑ بیٹھے تھے جبکہ کوئی جبر نہیں تھا۔

غرض جو قوم خدا کی رضا کی خاطر مال چھوڑ رہی ہو اس کے متعلق یہ توقع رکھنا غلطی ہے کہ وہ خدا کی رضا پر مال کو ترجیح دے گی۔ اسلئے واقعتہً اگر کسی قوم میں یہ صفت پیدا ہو جائے کہ وہ اللہ کی رضا کی خاطر مال چھوڑ سکتی ہے، دکھاوے کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر، دنیا کے فوائد کیلئے نہیں بلکہ محض اللہ کی رضا کی خاطر، اس قوم کی دیانتداری کی قرآن کریم ضمانت دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ ایسی قوم میں یہ نظام پنپے گا جسے اسلامی مالی نظام کہتے ہیں۔ ایسے میں جتنا زیادہ سمجھدار اور جتنا زیادہ ذہین اور جتنا زیادہ دیانتدار انسان ابھر کر دنیا کے سامنے آتا چلا جائیگا اتنا ہی زیادہ روپیہ اس کی طرف پھینکا جائے گا گویا دیانت داری روپے کے ارتکاز کا ذریعہ بن جائے گی اور پھر اس کی تجارت میں اور اسکی صلاحیتوں میں باقی قوم بھی شریک ہو جائے گی۔

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اسلامی مالی نظام کو کنجوسی اور نفسانیت اور خودغرضیوں سے بچایا گیا ہے جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ سودی مالی نظام کا انحصار کلیتہً خودغرضی پر ہے۔ دینے والا بھی خودغرضی کے ساتھ دیتا ہے اور ایک آنہ بھی ہرگز چھوڑنے کیلئے تیار نہیں۔ لینے والا ایک اور چالاکی میں بیٹھا ہوتا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے اس بے وقوف کو پتہ نہیں کہ جس جگہ یا جس ملک اور جس دور میں ۱۳ فیصدی سود مل رہا ہے وہاں تجارت میں ۵۰ فیصدی تک بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ ۲۰-۲۵ فی صدی تو ایک عام بات ہے۔ اس لئے بظاہر سود لیکر یہ فائدہ اٹھا رہا ہے لیکن جب میں تجارت میں سودی روپیہ لگاؤں گا تو مجھے اس سے بہت زیادہ فائدہ پہنچے گا اس لئے میری صلاحیتوں میں یہ شریک نہیں ہے میں اس کی کمائی میں شریک ہو رہا ہوں۔

پس دونوں جگہ

خودغرضی کی مار

یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ مالی نظام پھر ایسے بددیانت لوگوں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے کہ جو لوگ اپنا روپیہ دے رہے ہوتے ہیں حقیقت میں ان کا روپیہ بڑھ نہیں رہا ہوتا کیونکہ جس نسبت سے سودی سرمایہ بڑھتا ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ INFLATION انفلیشن یعنی افراط زر ہو کر روپے کی قیمت کم ہو رہی ہوتی ہے۔ ہر سال دیکھنے میں آتا ہے کہ روپے کی قیمت گرتی چلی جا رہی ہے۔ پچھلے سال روپے کی جو قیمت تھی آج اس سے ۱۵ یا ۲۰ فیصدی کم ہو چکی ہے۔ اگر آپ نے بنک میں روپیہ رکھوایا ہوا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ ۱۱ فیصدی بڑھ جائے گا، لیکن افراطِ زر کے ذریعہ قیمت میں کمی کی شرح اس سے زیادہ ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیوقوفو! تم سمجھ رہے ہو کہ تمہارا روپیہ بڑھ رہا ہے۔ ہم تمہیں بتلاتے ہیں کہ یہ گھٹ رہا ہے۔ پھر سودی نظام کے اندر رہتے ہوئے سودی روپے میں برکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ مالی نظام ایسے خطرناک اور ایسے ہوشیار اور کائیاں لوگوں کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے جو دیانت سے کلیتہً عاری ہوتے ہیں اور اتنے Callous یعنی سفاک اور بے رحم ہو چکے ہوتے ہیں کہ اس مالی نظام کے شکنجے میں قوموں کے بعد قوموں کو جکڑتے چلے جاتے ہیں اور ان کو غریب سے غریب تر بناتے چلے جاتے ہیں لیکن ان کے دل میں رحم کا کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوتا یہاں تک کہ روپیہ دینے والا بھی مار کھا رہا ہوتا ہے اور لینے والا بھی مستوجب سزا بن جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ایسا وقت آتا ہے کہ لینے والے کو بھی

خدا کے نظام کی طرف سے سزا

ملتی ہے اور دونوں جگہ اس نظام کے نتیجہ میں لازماً بددیانتیاں بڑھتی ہیں۔ سفاکی اور خودغرضی بڑھتی ہے۔

اس کے برعکس اسلامی مالی نظام انسانی ذہن کو نشوونما اور جلا دینے پر مجبور کرتا ہے ورنہ جرمانہ لگاتا ہے گویا لالچ کے نتیجہ میں اقتصادی نظام نہیں چلتا بلکہ جرمانہ کے خوف سے چلتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر یہ مالی نظام جماعت احمدیہ نے دنیا میں جاری نہ کیا تو یہ دنیا لازماً جنگوں کا شکار ہوگی کیونکہ قرآن کریم نے یہ تنبیہہ کی ہے کہ اگر تم نے اس ظالمانہ سودی نظام کو ترک نہ کیا تو اللہ اور اس کے نظام سے اور اس کی قدرت سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا اور اس کے رسولؐ کے نظام سے ٹکراؤ گے تو نتیجہ جنگ نکلے گا اور اس وقت جو جنگ ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے اس کی ایک بڑی وجہ دنیا کا موجودہ سودی مالی نظام ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ تیسری عالمگیر جنگ کی اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔ بددیانتیاں ہیں جو ایک دوسرے سے ضرب کھاتی چلی جا رہی ہیں اس کے نتیجہ میں جنگ قریب سے قریب آتی چلی جا رہی ہے تاہم اس کی

سب سے بڑی وجہ

دنیا کا سودی مالی نظام ہے جو بنی نوع انسان کو جنگ کے قریب تر لئے چلا جا رہا ہے۔ اور اقتصادی ماہرین اس بات کو دن بدن زیادہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ نظام خطرہ کی حد تک پہنچ چکا ہے (اس کی تفصیل بیان کرنے کا یہاں موقع نہیں ورنہ میں بیان کر سکتا ہوں کہ یہ نظام کیوں تباہ کن ہے) اس لئے کہ اس نظام کے اندر لازماً وہ وجوہات موجود ہیں جس کے نتیجہ میں بالآخر اس نے خود ہی مٹ جانا ہے۔ جب یہ نظام ان حدود تک پہنچتا ہے جہاں اس کو شق ہو جانا ہے جہاں اس کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جاتے ہیں وہاں جنگیں نمودار ہوتی ہیں۔ پھر وہ قومیں جو لمبے عرصہ تک جس ذریعہ سے اور جس طاقت سے بھی ہو سکے دنیا میں لوٹ مار کر رہی ہوتی ہیں۔ بالآخر جب وہ یہ دیکھتی ہیں کہ اب ہم میں لوٹ کھسوٹ کی مزید سکت نہیں رہی ہمارا مالی نظام Collapse یعنی دفعتہً ڈھیر ہو جانے والا ہے اور غربت ہمارے سامنے کھڑی ہے تو وہی وقت ہوتا ہے جب دنیا جنگوں میں مبتلا کی جاتی ہے۔ آپس میں بڑا سخت ٹکراؤ اور تصادم ہوتا ہے

اس معاملہ میں جماعت احمدیہ پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے ابھی اس میں وہ بہت پیچھے ہے۔ یہ درست ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ عالمی مالی نظام سے ٹکر لینے کی حیثیت میں نہیں ہے۔ سمندر کی لہروں میں اگر ایک قطرہ انتہائی طاقت کے ساتھ بھی پھینکا جائے تب بھی وہ بے چارا لہروں کے رُخ کو تو نہیں بدل سکتا۔ اس لئے میں یہ تو نہیں کہتا کہ جماعت احمدیہ میں اس وقت یہ طاقت ہے کہ دنیا کے اقتصادی نظام کا رُخ بدل دے لیکن یہ طاقت ضرور ہے کہ اپنے دائرۂ اثر کے اندر رہتے ہوئے جہاں تک ممکن ہے وہ اسلامی مالی نظام کو جاری کرنے کی کوشش کرے اس کی طرف میں آج آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ

سُودی روپے سے نفرت کرنے لگیں

اور بہانے بنا کر اپنی تجارتوں اور کاروبار میں سودی روپے کو داخل نہ کریں۔ جہاں تک معاشرہ کی مجبوریوں کا تعلق ہے میں جانتا ہوں کہ تجارتی لین دین کرنے والا ہر احمدی کُلیتہً سُودی روپیہ (یعنی روپے پر سُود دینے) سے بچ نہیں سکتا کیونکہ مالی نظام اس قسم کا بن چکا ہے کہ ایک احمدی تاجر کو بھی لازماً ایسے رستوں سے گذرنا پڑتا ہے ورنہ وہ تجارت میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر سودی کاروبار سے کُلیتہً الگ ہو جائیں تو مروجہ مالی نظام میں رہتے ہوئے قومی طور پر تجارتی لحاظ سے گویا موت قبول کرنے کے مترادف ہے

اس مشکل کا حل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیش فرمایا ہے۔ کہ جب تک ہم دنیا کے مالی نظام کو تبدیل نہیں کر پاتے ایک بات ہم بہرحال کر سکتے ہیں کہ جہاں بالکل مجبور ہو جائیں وہاں سود دے تو دیں لیکن خود سودی روپیہ سے استفادہ نہ کریں یعنی حرص کا پہلو ہمارے اندر پیدا نہ ہو۔ مجبوراً اگر اپنا مال چھوڑنا پڑے تو اس کے نتیجہ میں حرص تو پیدا نہیں ہوتی لیکن جب روپے کے بدلہ میں روپے کی حرص پیدا ہو جائے تو ایسی سوسائٹی میں پھر اسلامی نظام نہیں چل سکتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس باریک فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا کہ جو احمدی تجار دنیا کے مالی نظام میں رہتے ہوئے سُود دینے پر مجبور ہیں اُن کے لئے یہ ترکیب ہے کہ اگر اُن کے روپے پر کچھ سُود ملے تو اس کے مقابل پر حساب میں وضع کر دیا کریں اور کوشش یہ کریں کہ سُودی نظام سے نہ اُن کو کچھ ملے اور نہ اُن کو دینا پڑے لیکن اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو دینے والے تو بے شک بن جائیں لیکن سُودی روپے پر ذاتی فائدہ اُٹھانے والے نہ بنیں۔ اگر اُن کو ایسا روپیہ ملتا ہے اور مجبوراً لینا پڑتا ہے یعنی لینے کی خواہش نہیں ہے اور نہ نیت ہے تو اُن کی نیت کو پاک کرنے کی خاطر فرمایا تم پر خرچ نہ ہو۔

خدا کے دین کے لئے خرچ کرو

یعنی سُودی نظام کے برعکس نتائج پیدا کرنے کے لئے خرچ کرو۔ غریب کی ہمدردی پر خرچ کرو کیونکہ سود تو غریب کو لُوٹنا چاہتا ہے اور اسے غریب سے غریب تر کرنا چاہتا ہے۔ غریب قوموں کو اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اس لئے بالکل برعکس نتائج پیدا کر دو گے تو اس سے تمہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہ تھی حکمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کی[1]

مگر آج کل میں یہ دیکھ رہا ہوں اور کئی مثالیں میرے سامنے آ رہی ہیں کہ بجائے اس کے کہ احمدی سودی روپے کی حرص سے کُلیتہً آزاد ہو جاتے اور وہ اس بات پر مجبور کر دیئے جاتے کہ وہ تجارت کی نئی نئی راہیں تلاش کریں اور دیانتداری اُن کے اندر پنپے اور دیانتدار اور صاحبِ صلاحیت لوگ ان کی توجہ کا مرکز بنیں۔ جماعت کے بعض لوگ کئی بہانوں سے سُودی روپے اور سُودی حرص میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ایسے لوگ گو بہت تھوڑے ہیں جماعت کی بھاری اکثریت اللہ کے فضل سے پاک ہے لیکن ایک رَو چل پڑی ہے جو انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اس کو اگر بڑھنے دیا گیا تو پھر جماعت اس لائق نہیں رہے گی کہ دنیا کے مالی نظام کو تبدیل کر سکے۔

وہ رَو یہ ہے کہ بعض لوگ اپنا روپیہ بعض تاجروں کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں بتاؤ کتنے فیصدی منافع دو گے ۱۵، ۲۰ فیصدی یا ۲۵ فیصدی کتنا منافع دو گے۔

اور اپنے دل کو یہ کہہ کر مطمئن کر لیتے ہیں کہ ہم نے سود تو نہیں کھایا ہم نے تو منافع لیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ

کس کو دھوکہ دے رہے ہو

خدا کو دھوکہ دے رہے ہو۔ شرائط تو سودی ہیں اور نام تجارت رکھ لیا گیا ہے۔ جب تمہارے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے تو تم کو دکھ نہیں پہنچتا؟ کیا تم اس بات کو بھول جاتے ہو کہ ایک مسلمان کا غیر مسلم نام رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑا کرتا۔ صرف معاشرہ میں ایک دُکھ پیدا ہو جاتا ہے۔ نام بدلنے سے حقیقت کس طرح بدل جایا کرتی ہے۔ کسی درخت کو کتّا کہہ دیں تو وہ درخت بھونکنا تو شروع نہیں کر دے گا۔ مچھلی کا نام سُور رکھ دیں تو وہ حرام تو نہیں ہو جائے گی اور اسی طرح سُور کا نام کوئی بہت اچھا تجویز کر دیں۔ مثلاً اسے اپنے گھر کا پلا ہوا مرغا کہنا شروع کر دیں۔ تب بھی اس کا گوشت

[1] اس معاملہ کے مختلف پہلو مقررہ کمیٹیوں اور مجلس افتاء کے زیر غور ہیں جن کے نتائج کا بہت جلد اعلان کر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرام کا حرام رہے گا اور اس کے اندر ذرا بھی تبدیلی پیدا نہیں ہوگی۔

پس قرآن کریم اس قسم کی جہالت کی توقع نہیں رکھتا کہ اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی جائے یا انسان اپنے ضمیر کو دھوکہ دینے کی کوشش کرے کہ سود کا نام بدل دے اور کہے یہ تجارت ہے اور اس کا مال گویا پاک ہوگیا ہے۔ حرام لازماً حرام رہے گا اور سود بہرحال سود رہے گا۔ یہ تو وہ شرطیں ہیں جو فیصلہ کریں گی کہ یہ سودی تجارت ہے یا غیر سودی تجارت ہے۔

چنانچہ ربوہ میں بھی میرے علم میں یہ باتیں آئی ہیں کہ بہت سے لوگ خود دوسروں تک پہنچ کر انکو دھوکہ دیتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں کہ دیکھو ہم تمہیں ۲۵ فیصدی منافع دیں گے۔ تم ہمیں سرمایہ دے دو۔ ہم تمہیں منافع دیں گے۔ ایسے لوگ اپنے نفسوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں اور خدا کو بھی۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

حقیقت یہی ہے کہ صرف وہ اپنے نفسوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ وہ نہ خدا کو دھوکہ دے سکتے ہیں نہ خدا کی جماعت کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ اس لئے آج کے بعد اس سودی کاروبار کو کلیتہً ختم ہو جانا چاہئے۔ یہ

اسلام کے اقتصادی نظام سے مذاق

کیا جا رہا ہے اور جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ جس جماعت نے دنیا کا مالی نظام بدلنا تھا اگر وہ خود ہلاکتوں کا شکار ہو جائے تو کس طرح وہ دنیا میں تبدیلی لا سکتی ہے ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اگر خدانخواستہ جماعت احمدیہ پر ہی سودی نظام وار کر گیا اور جماعت اس کے قبضہ میں چلی گئی تو پھر کس طرح سر اٹھا کر یہ دنیا میں اعلان کریں گے کہ ہم تمہاری تقدیر بدلنے کے لئے آئے ہیں۔ تمہاری حیات تو ہم سے وابستہ ہے وہ کہیں گے کہ تم تو خود ہلاک ہو چکے ہو۔ تم تو خود سود کا شکار ہو بیٹھے ہو، تم کس طرح دنیا کو تبدیل کرو گے۔

غرض وہ لوگ جو اس قسم کے لین دین میں روپیہ دے چکے ہیں ان سے میں کہتا ہوں کہ منافع کے نام پر ایک آنہ بھی لینا ان پر حرام ہے اور وہ لوگ جو اس قسم کی تجارتیں کر رہے ہیں وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھی یہ کہتا ہوں کہ عالمی مالی نظام کی مجبوری کے نتیجہ میں بنکوں کی معرفت پہلے سے جو گندگی موجود ہے اور اس میں ملوث ہونے میں ہم کسی حد تک مجبور ہیں۔ وہ کام آپ بے شک کریں لیکن تقوے کے ساتھ ڈرتے ڈرتے، خدا کا خوف کھاتے ہوئے کریں اور حتی المقدور سود سے بچنے کی کوشش کریں لیکن جماعت کو گندہ نہ کریں۔ اگر وہ احمدیوں کے پاس جائیں گے تو پیسے کا اور زیادہ لالچ دیکر ان کو خراب کر دیں گے۔ خواہ دیانتداری سے ایسا کریں۔ تب بھی وہ جماعت کے لوگوں کو گندہ کر رہے ہوں گے۔ ایسے لوگوں کے متعلق قرآن کریم کا یہ اعلان ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

اس میں ایک اور رنگ میں تنبیہ کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم سودی کاروبار سے باز نہیں آؤ گے تو پھر تم اللہ سے ٹکر لو گے تو

خدا تمہیں سزا دے گا

تمہارے روپوں میں برکت نہیں رہے گی۔ تمہاری خوشیاں چھین لی جائیں گی۔ اگر ایک مومن ایسی حرکتیں کرتا ہے تو پھر جنگ کے معنی بدل جائیں گے۔ مراد یہ ہے کہ بہت اچھا تم خدا سے ٹکر لیتے ہو تو پھر خدا کی طرف سے عقوبت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم کس طرح زبردستی امیر ہو جاؤ گے اور زبردستی خدا کے نظام کو نظر انداز کر کے تمہاری دولتیں کیونکر خوشیاں پہنچا سکیں گی۔ فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کا مطلب یہ ہے کہ بہت اچھا! تم خدا کے نظام سے ٹکر لو خدا تمہیں سزا دیگا اور تمہارے روپوں کی برکتیں چھین لے گا اور تمہارے گھروں کی خوشیاں تو چلی جائیں گی، تمہاری اولادوں کی برکتیں اٹھ جائیں گی اور تم زبردستی خدا سے کچھ بھی نہیں لے سکتے۔ اللہ تعالیٰ بڑا رؤوف اور رحیم ہے۔ فرماتا ہے جو ہو چکا سو ہو چکا۔ اب ہم تمہیں توبہ کی طرف بلاتے ہیں۔ چنانچہ سود دینے والوں کو کہتا ہے۔ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ۔ تم توبہ کرو تو ہم یہ نہیں کہتے کہ تمہارا روپیہ اب واپس نہیں آئے گا اور روپے کے اب تم حقدار نہیں رہے۔ تم پہلے سود کھا بیٹھے ہو کئی قسم کے فائدے اٹھا چکے ہو اس لئے روپیہ اب تمہارا نہیں رہا۔ فرماتا ہے ہم یہ سزا تمہیں نہیں دیتے اس کی معافی دے دیتے ہیں آج کے بعد جو تمہارا اصل زر ہے۔ وہ تم واپس لینے کا حق رکھتے ہو لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ جب تم توبہ کر بیٹھے ہو تو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا اور نہ تم ظلم کرنے والے بنو گے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب یہ روپیہ فوری طور پر تو واپس نہیں ہو سکے گا۔ پھر کیا انتظام چلنا چاہئے۔ فرمایا تمہیں

مہلت دینی پڑے گی

جن لوگوں کے پاس تم نے تجارت پر روپیہ لگایا ہوا تھا ان پر تم یہ احسان کرو کہ وہ تمہیں سود دینا بند کر دیں اور یہ بھی احسان کرو کہ ان کو کچھ مہلت دو جس میں وہ روپیہ واپس کریں اور وہ کامل دیانتداری اور تقوے کے ساتھ جلد از جلد لوگوں کا سرمایہ واپس کرنے کی کوشش کریں اور اگر واپس نہیں کرتے یا نہیں کر سکتے تو تجارتی اغراض سے سمجھوتہ کریں۔ اگر وہ تجارتی غرض سے روپیہ لگانا چاہتے ہیں تو اس کا رستہ تو کھلا ہے پھر وہ اسلامی شریعت کے مطابق نیا سمجھوتہ کریں اور نفع و نقصان میں برابر کے شریک ہوں تو پھر اس روپے کا استعمال جائز ہو جائے گا۔

پس یہی وہ دو طریق ہیں جو کھلے ہوئے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ اس نظام کی نشوونما میں کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ ان کے متعلق جماعت کی طرف سے بعض کمیٹیاں بٹھائی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں میں جماعت کو ایک صلائے عام بھی دیتا ہوں کہ اس مختصر مضمون کی روشنی میں جماعت کے اہل فکر دوست جو تجارتی ملکہ رکھتے ہیں اور ان کو ان باتوں کی سمجھ ہے ان کو چاہئے کہ وہ جماعت کو مشورہ دیں کہ جب سود پر روپیہ نہیں لگانا اور سود پر حتی المقدور روپیہ نہیں لینا تو پھر احمدی احباب کے لئے تجارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے کون سے رستے باقی رہ جاتے ہیں اور کس طرح جماعت اندرونی طور پر کوئی ایسا نظام جاری کرے کہ دنیا کو دکھا دے اور لوگوں کو بتا دے کہ اسلام کا اقتصادی نظام خدا تعالیٰ کے رحمت والے حصہ کے علاوہ دنیا کے قانون کے لحاظ سے بھی پنپنے اور

نشوونما پانے کی بہتر حیثیت

رکھتا ہے۔ اس پر اہل علم بھی غور کریں اور اہل تجربہ بھی غور کریں اور جہاں تک ممکن ہو اپنی تجاویز پورے غور اور فکر کے ساتھ مجھے بھجوائیں تاکہ وہ کمیٹیاں جو ان باتوں پر غور کر رہی ہیں ان کو وہ بھجوا دی جائیں اور وہ ان کو زیر غور لائیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم پر فضل فرمائے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ خدا کی راہ میں جو خرچ کرتے ہیں وہ تو ایک ایسا سودا ہے جس میں آپ کو فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ خدا اپنے فضل سے ہمارے گھر برکتوں سے بھرتا رہا ہے اور بھر رہا ہے اور بھرے گا۔ جو لوگ اللہ کے نظام سے محبت کرتے ہیں وہ ان لوگوں سے بھی محبت کرتے ہیں جو خدا کے نظام کے لئے قربانیاں پیش کرتے ہیں اور ان کے دلوں سے خود بخود ایسے پیار سے دعائیں اٹھتی ہیں کہ ناممکن ہے وہ نامقبول ہو جائیں۔ اس لئے احباب جماعت میں ایک بڑی کثرت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں کے لئے دن رات دعائیں کرتے رہتے ہیں چنانچہ جب وہ "الفضل" میں جماعتی یا انفرادی قربانی کا کوئی واقعہ پڑھتے ہیں۔ تو وہ بے اختیار خدا کے حضور جھکتے اور ان لوگوں کے لئے دعائیں شروع کر دیتے ہیں۔

غرض

دعا کا یہ نظام

ایک زائد فضل کی صورت میں جاری ہے۔ یہ نظام بھی ان کی مدد کر رہا ہے۔ اس لئے ان کے لئے تو کسی قسم کے خوف کا کوئی سوال ہی نہیں جو روپیہ بچ جائے گا۔ اگر وہ سود پر نہیں لگائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی برکت کا ایک پاکیزہ نظام انہیں میسر آئے گا جو عام دنیاوی نظام سے کہیں بالا اور بہتر ہے لیکن اگر آپ ان سب باتوں کو بھی چھوڑ دیں۔ تب بھی میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کا اقتصادی نظام دنیا کے قانون کے مطابق بھی زیادہ پنپنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ لازماً غالب آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پس جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ توکل کے ساتھ اور تقوےٰ کے ساتھ اس پر عمل تو کر کے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خصوصی دُعا کی درخواست

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رقم فرماتی ہیں:۔

"میری بھتیجی امۃ الحمید سلمہا بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو مکرم نواب محمد احمد خان مرحوم کی بیگم ہیں کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ اب حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے۔ نیم بیہوشی کی حالت طاری ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت دے اور جملہ عوارض سے نجات دیکر کامل شفایابی سے نوازے آمین"

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۰ احسان/جون۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیات ۱۸۴ تا ۱۸۷ کی تلاوت کے بعد ان کا ترجمہ و تفسیر بیان کرتے ہوئے رمضان المبارک کی عظمت پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ اس ماہ کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ حضور نے ان آیات کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ روزہ کا اجر عظیم ہے اور روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر مومن کا مقصود حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ اس لئے روزوں کے حکم سے اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات کا قرب حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے ماہ رمضان میں ہر قسم کی عبادت جمع کر دی ہے۔ حضور نے فرمایا بڑے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور کچھ حاصل نہ کر سکیں۔

حضور نے فرمایا رمضان کا حق ادا کریں۔ اور اس کی نعمتوں کو اس طرح ضائع نہ کریں جس طرح بعض پہلی قوموں نے انہیں ضائع کیا۔ اس کی برکتوں سے استفادہ کرتے ہوئے حوصلے اور صبر سے رمضان گزاریں کسی اشتعال انگیزی سے مشتعل نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھک کر گریہ وزاری کریں اور ایسی آواز بلند کریں جو اللہ سنتا ہے اور اس کے فرشتے سنتے ہیں اور ایسی آواز ہی غالب آنے والی ہے حضور نے فرمایا اس صبر کے ساتھ آپ رمضان کی نعمتوں سے استفادہ کریں گے تو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح آپ پر نازل ہوتے ہیں۔

تقریب شادی

مورخہ ۲۹/۵/۸۳ کو محترمہ عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد عمر صاحب مرحوم آف ہوتی مردان کے نکاح بہمراہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ابن مکرم عبدالرحیم صاحب احمدی کا اعلان مکرم آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے عزیزہ حمیدہ بیگم کے بھائی میجر محمد اکبر خان کے مکان پر بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر کیا۔ مورخہ ۲۸/۵/۸۳ کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ جس میں معززین جماعت احمدیہ نے شرکت کر کے عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

احباب سے اس رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ ربوہ)

درخواست دعا

● محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ میاں محمد عبداللہ مرحوم خلف حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق صدر صدر جماعت احمدیہ پر گذشتہ روز دل کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت طبی امداد مل جانے پر کافی افاقہ ہو گیا ہے گاہے بگاہے شدید نقاہت کے سبب گھبراہٹ اور بے چینی ہو جاتی ہے احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● خاکسار کے خسر مکرم چوہدری ہدایت علی صاحب نمبردار ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ عرصہ ۱۲ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب بیماری پیچیدگی اختیار کر گئی ہے۔ اسی طرح میری والدہ محترمہ اہلیہ مکرم چوہدری منشی خان صاحب مرحوم آف گھسیٹے پورہ ضلع فیصل آباد کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

(محمد یوسف ناصر (واقف زندگی) کوارٹر تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

کینیڈا کے مشنز و مساجد فنڈ میں نمایاں وعدہ لکھوانے والوں کی پہلی فہرست جو الفضل ۸۳/۶/۴ میں صفحہ ۷ پر شائع ہوئی ہے اس میں مکرم عیسیٰ جان صاحب کی طرف سے ۱۰۰ ڈالر کا وعدہ درج ہے اور ان کے نام کے سامنے بریکٹ میں نوٹ تھا (آج کل بے کار ہیں) جو سہو کتابت سے (آج کل بیمار ہیں) شائع ہو گیا مکرم عیسیٰ جان صاحب نے باوجود بے کار ہونے کے ۱۰۰ ڈالر کا وعدہ کیا ہے اور خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری ہدایات برائے طالبات فضل عمر کلاس

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس انشاء اللہ ۱۷ جولائی تا ۳۱ جولائی منعقد ہوگی۔ تمام اضلاع کی صدر صاحبات یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس سے زیادہ سے زیادہ طالبات کلاس ہذا میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ شامل ہونے والی طالبات کی اطلاع ۱۰ جولائی تک دفتر لجنہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ بیرون ربوہ سے آنے والی طالبات کو چاہیئے کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی اپنے کوائف فارم پُر کریں۔ جو طالبات ربوہ میں اپنے عزیزوں کے گھروں میں ٹھہریں گی وہ بھی آتے ہی منتظمہ تدریس و درسگاہ سے رابطہ قائم کریں۔ جن لجنات کی طالبات کی تعداد زیادہ ہو وہاں کی صدر صاحبہ ایک ذمہ دار نگران مقرر کر کے ساتھ بھجوائیں۔ نیز طالبات کو یہ تلقین کریں کہ وہ مہمان خانہ میں رہائش کے دوران عزیزوں سے ملاقات کرنے کے لئے اصرار نہ کریں۔ نیز جو جمعہ کے دن اپنے رشتہ داروں سے ملنے جانا چاہتی ہوں وہ اپنے والدین سے لکھوا کر لائیں۔ بغیر اجازت نامہ دیکھے کسی کو مہمان خانہ سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ اور عید فنڈ کے بارے میں گذارش ہے کہ :-

۱- عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصولی فرما کر مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔

۲- فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۵/ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے۔ جو دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۲/۵۰ روپیہ فی کس کے حساب سے ادا کر سکتے ہیں۔ بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ۱/۱۰ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۴ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

مرکز کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ اپنے مضامین کی بہتری کے علاوہ اپنی ظاہری شکل و صورت یعنی کتابت طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے بھی اپنے اعلیٰ معیار پر قائم رہے۔ پہلے اس کی طباعت لیتھو پر ہوتی تھی جسے دو تین سال قبل ختم کر کے اس کی طباعت ونڈ ایٹیک پر کروا دی گئی جس کی وجہ سے اخراجات میں یکلخت اضافہ ہو گیا مگر اس وقت مجلس نے اس کی شرح چندہ میں اضافہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔

طباعت کی تبدیلی نیز ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے اخراجات کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ فی رسالہ اخراجات اصل آمد سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ یکم وفا/ جولائی ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء سے پندرہ روپے کی بجائے بیس روپے کر دی جائے۔ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

جو دوست یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے قبل ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیں گے ان سے حسب سابق سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے وصول کیا جائے گا۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

انشاء اللہ تعالیٰ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس رمضان کے بعد شروع ہو رہی ہے جملہ قارئین اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کلاس کی حاضری کے لئے ابھی سے کوشش کریں۔ مرکز سلسلہ میں دو ہفتہ قیام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ایمان افروز خطاب، سلسلہ کے بزرگوں کی تقاریر سے مستفیض ہونے کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے اس لئے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کلاس میں زیادہ سے زیادہ خدام شمولیت اختیار کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تحریک جدید کا آغاز کن حالات میں ہوا؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں فرمایا:-

"حضرت مصلح موعود نے ۱۹۳۴ء میں سب سے پہلے قادیان میں اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ دن تھے جب ابھی فضا میں احرار کے ان دعووں کی آواز گونج رہی تھی کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ وہاں قادیان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہے گا اور ایک وجود بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ و السلام کا نام لینے والا ہو۔ فضاؤں میں بہت ارتعاش تھا اور احمدیوں کی طبیعت میں بھی ایک ہیجان تھا۔ ایک جوش تھا اور ایک ولولہ تھا۔ جتنی قوت کے ساتھ جماعت کو دبانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اتنے ہی زور کے ساتھ یہ جماعت اچھلنے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔ ایک آواز کا انتظار تھا۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز کا کہ وہ جس طرح چاہیں، جس طرف چاہیں قربانیوں کے لئے بلائیں لیکن دل سینوں میں اچھل رہے تھے کہ کب یہ آواز بلند ہو اور کب ہمیں آگے بڑھ کر نحن انصار اللہ کہنے کی توفیق عطا ہو۔" (الفضل ۱۲/۲۲ ۲)

جس طرح آغاز تحریک جدید میں جوش قربانی کا مشاہدہ کیا گیا ویسا ہی جوش اب بھی درکار ہے کام پہلے سے بہت بڑھ چکا ہے اور قدم پیچھے ہٹانا کسی مومن کے شایان شان نہیں۔ آیئے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنے مقدس امام ایدہ اللہ کی آواز پر قربانیاں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور انور کی دعائیں حاصل کرنے کا اہتمام فرمائیے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مختلف لجنات کی طرف سے تربیتی کلاسز کا انعقاد

مئی کے مہینہ میں جن لجنات کی طرف سے سالانہ تربیتی کلاس مقامی طور پر منعقد کرنے کی رپورٹ مرکز میں موصول ہوئی ان کے نام یہ ہیں:-

سرگودھا، اسلام آباد، نواب شاہ، بشیر آباد، کوٹ عبدالمالک، احمد نگر، کمبری ایک۔

ان تمام لجنات نے پندرہ روزہ تربیتی کلاس میں شعبہ تعلیم کے نصاب کو پڑھانے کا انتظام کیا ہے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھایا گیا خاص طور پر پارہ نمبر ۱۱ جو امتحانی نصاب میں شامل ہے پڑھایا گیا۔۔۔ "لیکچر لدھیانہ" "چالیس جواہر پارے" اور "درثمین" کی مقررہ نظموں کا مفہوم ممبرات کے ذہن نشین کروانے کی کوشش کی گئی۔ مقامی علماء کرام سے تربیتی عناوین پر لیکچر کروائے گئے۔ اختلافی مسائل بھی ممبرات کو سمجھائے گئے۔ اس سلسلہ میں مربیان کرام نے بھی بہت مدد کی۔ تمام لجنات کی طرف سے ممبرات کی حاضری کی تسلی بخش رپورٹ کا ذکر ہے اسلام آباد میں ایک مرکزی نمائندہ نے بھی چند روزہ کلاس کو پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ نمائندہ اُن کی درخواست پر مرکز سے بھجوائی گئی تھیں۔ ان کلاسز سے تمام ممبرات نے بہت فائدہ اٹھایا اور خیر و خوبی کے ساتھ یہ اختتام پذیر ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آج بہترین وقت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

" اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ساری جماعت جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بہترین رنگ میں داعی الی اللہ بن جائے کیونکہ زمانہ کے تیور بگڑ چکے ہیں۔ خوفناک ہلاکتیں منہ پھاڑے تیزی کے ساتھ دنیا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یہ وقت گزر گیا تو پھر یہ قومیں آپ کے ہاتھ سے نکل جائیں گی۔ آج نفسیاتی لحاظ سے اس سے بہتر اور کوئی وقت نہیں ہے کہ آپ اُن کو حق کی طرف بلائیں اور ان کے لئے امن کا انتظام کریں ورنہ اگر عالمی مصیبتیں ٹوٹیں تو پیشتر اس کے کہ ہم دنیا کو ہدایت دے سکیں کہیں بدوں کے ساتھ نیک بھی پس کر نہ رہ جائیں کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس عذاب سے ڈرو جس میں بدوں کے ساتھ نیک بھی پھر پس جایا کرتے ہیں" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۵ مئی ۱۹۸۳ء)

آئیے سب انصار کام میں لگ جائیں۔

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

● محترم چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ خانیوال کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب کیشیر ماڈرن موٹرز راولپنڈی پیٹ کی پیچیدہ مرض میں مبتلا ہیں۔ اور ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں جہاں ان کا اپریشن متوقع ہے۔

● مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب جالندھری سرگودھا گھٹنہ میں کھچاؤ اور درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

● مکرم سلیم احمد خاں صاحب لاہور۔ ایک مقدمہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں مقدمہ کے کافی حصہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہو چکا ہے اپیل کے آخری حصہ کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔

● مکرم عطاء اللہ صاحب مہر ملتان کا ایک مقدمہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے۔

● مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ کے لڑکے کے سلسلہ ملازمت بیرون ملک جا رہے ہیں۔

● مکرم میاں غلام احمد صاحب فیصل آباد کا لڑکا نعیم احمد برائے اعلیٰ تعلیم امریکہ روانہ ہو رہا ہے۔

● مکرم داؤد احمد صاحب شاکر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نشکانہ کے چھوٹے بھائی محمود احمد صاحب بٹ کا ایم بی بی ایس کے فائنل ایئر کا امتحان ہونے والا ہے نیز ان کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ قارئین الفضل سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ نکاح

● میرے بیٹے عزیزم عزیز الدین عبید اللہ (حال جرمنی) ابن مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ زاہدہ پروین ملک بنت ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈیرہ غازیخاں کے ساتھ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۱/۵/۸۳ کو بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ساتھ مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھا۔ بعد میں دعا کروائی۔

عزیزم عزیز الدین عبید اللہ مبلغ مارلیشس مولانا عبید اللہ (جن کو جماعت احمدیہ کا پہلا شہید مبلغ ہونے کا فخر حاصل ہے) کے پوتے اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں جبکہ عزیزہ زاہدہ پروین ملک مولانا جلال الدین شمس صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہو۔ آمین۔

(نصیرہ نزہت دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

● مکرم عتیق احمد صاحب منہاس سٹریٹ نمبر ۲ ترین کالونی رحیم یار خان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد نذیر احمد صاحب منہاس وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۷/۲ محلہ دار الیمن ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ۱۰ مرلے مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں ۱۔ کبیر احمد منہاس ۲۔ بشیر احمد منہاس ۳۔ تنویر احمد منہاس ۴۔ سعید احمد منہاس ۵۔ ناصرہ بیگم ہمشیرہ لہٰذا استدعا ہے پلاٹ مذکورہ میں سے ۱۰ مرلے تمام وارثان میں بحصہ شرعی منتقل کیا جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

بازیافتہ کپڑا

● ۲۷ مئی ۱۹۸۳ء کو دوپہر ایک بجے کے قریب اقصیٰ روڈ ربوہ سے کچھ ان سلا کپڑا ملا ہے۔ جس دوست کا ہو نشانی بتا کر درج ذیل پتہ سے حاصل کر لے۔

(محمد سلیم طہٰ ۲۳/۴ دار العلوم غربی ربوہ، حافظ فرید احمد خالد۔ ربوہ)

اسٹون، کرشر ٹھیکیداروں کیلئے
اطلاع
الحمد للہ ہم نے مارگلہ ویلی متصل ٹیکسلا اپنے سٹون کرشر کا افتتاح کر دیا ہے جہاں سے آپ کو ہر سائز کا (CRUSH) رعایتی نرخوں پر دستیاب ہو سکے گا
ٹھیکیدار احباب رجوع فرمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔
(محمود احمد کھوکھر بنگلہ ۱۶ جی۔۸۔۱۔ اسلام آباد)
کھوکھر سٹون کرشر مارگلہ ویلی نزد ٹیکسلا

احمد موٹرز فون ۴۰۴۴۵
آٹو موبائل انجینئرز
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

AL - FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: ۷۴۶۰۹

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں۔
اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیثِ نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹ فون گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی ۶۷۴۴۸

احباب! ایک نظر ادھر بھی!!
میری تصویر تو میرے دادا جان کے
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی۔

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷ پوسٹ بکس ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ دمہ۔ پرانی خارش و چنبل۔ تبخیر معدہ۔ مردانہ و زنانہ خاص امراض کا
بفضلہ کامیاب علاج۔ بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں!
مطب ناصر دواخانہ
گول بازار ربوہ
فون: ۶۳۴ - رہائش ۵۳۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
فون ۶۱۷۰۴۱۰
۵۳ فیروز پور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور
۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵ - انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۸

فون ملز ۲۷۹۴۶ فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ - فیصل آباد
امپورٹر ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
- جاذب نظر، دیدہ زیب
ہر گھر کی پسند
- آفس -
مندر گلی ریل بازار - فیصل آباد

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
فون رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
- ۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
۱۰ شادمان کالونی لاہور
- پروپرائیٹر -
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
(فیکٹری)
گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں
جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
MINOCHAN CORPORATION
3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO - KU TOKYO 153
JAPAN CABLE :- MINOCHANN TOKYO

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱ - سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوک درزیہ کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے

شبیر آپٹیکل سروس

پھول مصالحے

پسند پسند پختگی کے وار

قریبی دکانداروں سے طلب کریں

ڈسٹری بیوٹر:- اقبال ٹریڈرز ربوہ فون ۴۱۲

امریکہ - کینیڈا - برطانیہ

ڈومیکا - سوئٹزرلینڈ - فرانس اور بہت سے دوسرے ممالک کی یونیورسٹیز اور کالجز میں ایڈمیشن کیلئے ورلڈ وائڈ ایجوکیشنل ڈائریکٹری حاصل کریں

WORLDWIDE EDUCATIONAL DIRECTORY 1983

صرف چند کاپیاں باقی ہیں تفصیلات کے لئے خط لکھیں

انٹرنیشنل ایجوکیشنل سروسز

پوسٹ بکس 10503 صدر، کراچی نمبر 3

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں

یہاں پر ہر قسم کی گول کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور سٹر کے نسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں۔

انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس

اقصیٰ چوک ربوہ

پروپرائٹر: اعجاز احمد

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے

سرمہ طفیل

نظر کو تیز کرتا ہے

کورس تین شیشی

سفید موتیا کا علاج۔

-/11 روپے

دھند، جالا - ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، سیلان

نوٹ: سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں

قیمت فی گولی ۶۰ پیسے

عرق نور

پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔

-/20 روپے

حب بواسیر

خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔

بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔

قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے

پلیٹرولیکوریا

اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل حویلی ضلع مردان

H-14597 - حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

فوری قابل فروخت

پلاٹس و مکانات

ہمارے پاس ربوہ کے مختلف محلہ جات میں انتہائی باموقعہ پلاٹس و مکانات برائے فوری فروخت موجود ہیں مرکز میں رہائش رکھنے والے حضرات اس نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ (خواجہ عبدالمومن)

پروپرائٹر:- مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر و مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار - ربوہ - فون ۵۱۷

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص و مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار - فیصل آباد

جانوروں میں چیچک یعنی ماتا کی بیماری سے حفاظتی تدابیر کیلئے

"چیچک روک"

صرف ایک پیکٹ جانور کیلئے کافی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ روپے

درجن ۲۲/۵۰ گرس ۲۵۲/ تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ماہ رمضان کی مبارک آمد پر شاندار تحفہ

"تحفۃ الصیام"

مرتبہ:

حافظ مظفر احمد استاذ الحدیث جامعہ احمدیہ

قرآن شریف، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے احمدیت نیز فقہاء علمائے امت کے اقوال کی روشنی میں رمضان المبارک کے احکام و مسائل اور برکات و فضائل پر مشتمل نہایت مفید اور ایمان افروز درس حدیث کا سلسلہ جو روزہ کی فرضیت، حکمت و فلسفہ، رؤیت ہلال، ماہ رمضان کی عظمت، بیمار اور مسافر کا روزہ، نماز تراویح، سحری و افطاری کے آداب، روزہ کس سے ٹوٹتا ہے؟ روزہ توڑنے کا کفارہ، روزوں کی قضا۔ اعتکاف کے مسائل، لیلۃ القدر، صدقۃ الفطر، غیر معمولی علاقوں میں روزہ اور عید الفطر جیسے دلچسپ معلوماتی اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے۔

قریباً دو صد صفحات کی یہ کتاب نور الدین اکیڈمی رمضان المبارک سے قبل شائع کر رہی ہے۔

قیمت -/8 روپے

منگوانے کا پتہ

سید فہیم شاہ ۱۶/۴۶ دار الرحمت وسطی ربوہ

ربوہ کے بک سٹالوں پر کتاب دستیاب ہوگی۔ نیز مخزن الکتب العلمیہ ربوہ سے بھی منگوائی جاسکتی ہے۔

بفضلِ خدا

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد

مرضِ اٹھرا کی شکار عورتوں کا

تسلی بخش علاج

پتہ

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ - گول بازار ربوہ ٹرنک بازار سیالکوٹ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔

شکور پارک ربوہ

ہاؤسنگ سکیم ہر نقص سے پاک حق شفعہ سے مبرا مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک:- جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی

شکور پارک:- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دار الرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

رابطہ کیلئے:- پروپرائٹر:- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دار الرحمت شرقی ب ربوہ

فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴